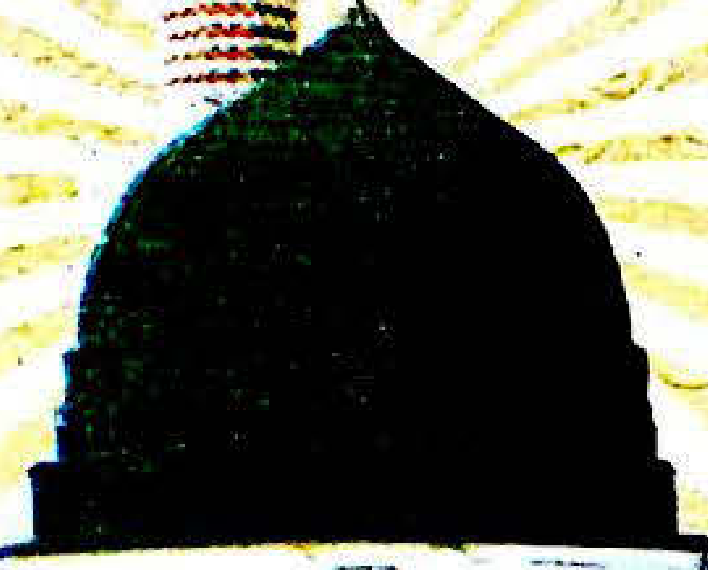
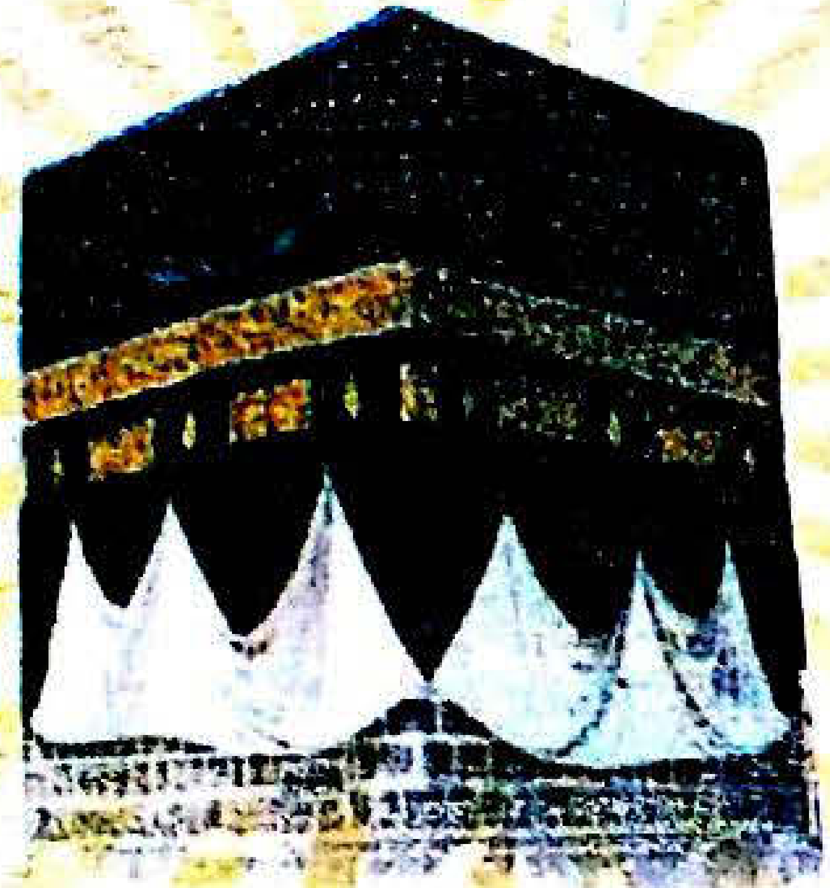
روزے کے بیان پر خوبصورت کتاب

روزے کا بیان

مصنف

علامہ محمد ابراہیم صاحب





ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

روزے کے بیان پر خوبصورت کتاب

روزے کا بیان

مصنف

علامہ محمد ابراہیم عاصی

ناشر

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک ضروری گزارش!

معزز قارئینِ کرام! اس کتاب کو عام قاری کے مطالعہ، اُمتِ مسلمہ کی راہنمائی اور ثوابِ دارین کے خاطر پاکستان ورچوئل لائبریری پر شائع کر رہا ہوں۔ اگر آپ کو میری یہ کاوش پسند آئی ہے یا آپ کو اس کتاب کے مطالعے سے کوئی راہنمائی ملی ہے تو برائے مہربانی میرے اور میرے والدین کی بخشش کے لئے اللہ رب العزت سے دُعا ضرور کیجئے گا۔ شکریہ

طالبِ دُعا سعید خان

ایڈمن پاکستان ورچوئل لائبریری

نام کتاب .... روزے کا بیان

مصنف .... علامہ محمد ابراہیم عاصی

تصحیح .... علامہ شمس الدین چشتی

تعداد 1100

صفحات 48

کمپوزنگ .... فیصل رشید

کاپی پیسٹنگ .... تنویر احمد

تاریخ اشاعت .... اگست 2016ء

قیمت .... -/30 روپے

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سینٹر 40 اردو بازار لاہور

فہرست

☆☆☆☆☆☆☆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِىْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ
اَلصَّوْمُ لِىْ وَاَنَا اُجْزِىْ بِهٖ

''روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا ہوں'' (حدیث قدسی)

روزہ کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے''۔ (ترجمہ: کنزالایمان پ۲ ع۷)

اعلان

روزہ نبوت کے پندرہویں سال یعنی دس شوال ۲ ہجری میں فرض ہوا۔ چونکہ روزہ نفس پر دشوار تھا اسے آسان کرنے کے لئے فرمایا گیا کہ یہ تم پر ہی فرض نہیں بلکہ اگلی امتوں پر بھی تھا۔ ذرا ہمت سے کام لینا کہیں ان کے مقابلہ میں فیل نہ ہو جاؤ۔ تفسیر کبیر اور تفسیر احمدی میں ہے کہ آدم علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام تک ہر امت پر روزے فرض رہے۔ چنانچہ آدم علیہ السلام پر ہر قمری مہینہ کی تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں کے روزے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم پر عاشورہ کا روزہ فرض رہا۔ بعض روایتوں میں

ہے کہ سب سے پہلے نوح علیہ السلام نے روزے رکھے۔ (تفسیر نعیمی جلد دوم)

شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب ماہ رمضان شروع ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں ''آسمان کے دروازے کھول دیئے جانے کا مطلب ہے متواتر رحمت کا بھیجنا اور بغیر کسی رکاوٹ کے بارگاہ الٰہی میں اعمال کا پہنچنا اور دعا کا قبول ہونا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جانے کا مطلب یہ ہے کہ نیک اعمال کی توفیق اور حسن قبول عطا فرمانا اور دوزخ کے دروازہ بند کئے جانے کا مطلب ہے کہ روزہ داروں کے نفوس کو ممنوعات شرعیہ کی آلودگی سے پاک کرنا اور گناہوں اور ابھارنے والی چیزوں سے نجات پانا اور دل سے لذتوں کے حصول کی خواہشات کو توڑنا اور شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ دیئے جانے کا مطلب ہے برے خیالات کے راستوں کا بند ہونا''۔ (انوار الحدیث)

اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب کی امید سے روزہ رکھے گا تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جو ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں قیام یعنی نماز تراویح پڑھے گا تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جو ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے شب قدر میں قیام کرے گا اس کے اگلے گناہ بخش دیئے

جائیں گے۔(مسلم شریف)

دوزخ سے آزادی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جن قید کر لئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ ان میں سے کوئی دروازہ کھولا نہیں جاتا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تو ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا ہے اور منادی پکارتا ہے اے بھلائی طلب کرنے والے! متوجہ ہو اور اے برائی کا ارادہ رکھنے والے! برائی سے باز رہ اور اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے اور ہر رات ایسا ہوتا ہے۔ سبحان اللہ (ترمذی)

رمضان برکت کا مہینہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان آیا یہ برکت کا مہینہ ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کے روزے تم پر فرض کئے۔ اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین کو طوق پہنائے جاتے ہیں اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے جو اس کی برکتوں سے محروم رہا وہ بے شک محروم ہے۔ العیاذ باللہ (نسائی شریف)

حضرت جبرئیل علیہ السلام سے مصافحہ

ایک روایت ہے کہ جو شخص حلال کمائی سے رمضان میں روزہ افطار کرے اس پر رمضان کی راتوں میں فرشتے رحمت بھیجتے ہیں اور شب قدر میں حضرت جبریل علیہ السلام اس سے مصافحہ کرتے ہیں اور جس سے حضرت جبریل علیہ السلام مصافحہ کرتے ہیں اس کے دل میں رقت پیدا ہوتی ہے اور آنکھوں سے بہتے ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس

سعادت عظمیٰ سے آپ کو ہمیں اور تمام ایمان والوں کو نوازے۔ آمین

دریا کی مچھلیاں دعا کرتی ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کو رمضان شریف میں پانچ چیزیں مخصوص طور پر پر دی گئی ہیں جو پہلی امتوں کو نہیں ملیں۔ یہ کہ ان کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے اور دریا کی مچھلیاں افطار کے وقت تک دعا کرتی ہیں اور جنت ہر روز ان کے لئے آراستہ کی جاتی ہے۔ پھر حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ "قریب ہے کہ میرے بندے مشقتیں اپنے اوپر سے پھینک کر تیری طرف آئیں" اور سرکش شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے کہ وہ رمضان میں ان برائیوں کی طرف نہیں پہنچ سکتے اور رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کے لئے مغفرت کی جاتی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا مغفرت کی رات شب قدر ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ مزدور کو کام ختم ہونے کے وقت مزدوری دے دی جاتی ہے۔ سبحان اللہ

(بیہقی)

پیارے دینی بھائیو! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہم کو روزے جیسی عظیم نعمت عطا فرمائی کہ سمندر میں رہنے والی مچھلیاں بھی دعا مغفرت کرتی ہیں لیکن افسوس آج کے مسلمان صحت اور توانائی کے باوجود روزہ رکھنے سے بھاگتے ہیں اور اللہ سے نہیں ڈرتے بلکہ اللہ کے بندوں سے شرماتے ہیں اور اپنے آپ کو رمضان کا مہینہ آنے سے پہلے ہی مریض بنا لیتے ہیں لیکن یاد رکھئے خالق کائنات ہر ظاہر و باطن کو یکساں جانتا ہے اور وہ ہمارے دلوں کے ارادے سے واقف ہے۔

حضرت علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا آمین کہنا

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ، ہم لوگ حاضر ہو گئے جب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین جب دوسرے پر قدم مبارک رکھا تو پھر فرمایا آمین جب تیسرے پر قدم مبارک رکھا تو پھر فرمایا آمین۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آج منبر پر چڑھتے ہوئے ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت جبرائیل علیہ السلام سامنے آئے تھے انہوں نے کہا ہلاک ہو جائے وہ شخص جس نے رمضان المبارک کا مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی میں نے کہا آمین۔ پھر جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا وہ شخص ہلاک ہو جائے جس کے سامنے آپ کا نام نامی اسم گرامی لیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے میں نے کہا آمین۔ جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے میں پہنچے اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں۔ میں نے کہا آمین۔ یعنی ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کرے۔

(ترمذی)

وہ شخص بدنصیب ہے

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے قریب ارشاد فرمایا کہ رمضان المبارک کا مہینہ آ گیا جو بڑی برکت والا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس مہینہ میں تمہاری طرف متوجہ ہوتا ہے اور اپنی خاص رحمت نازل فرماتا ہے، خطاؤں کو معاف فرماتا ہے اور دعا کو مقبولیت عطا فرماتا ہے، تمہارے تنافس کو دیکھتا ہے اور ملائکہ سے فخر کرتا ہے تو تم اللہ تبارک وتعالیٰ کو اپنی نیکی دکھلاؤ۔ بدنصیب ہے وہ شخص اس مہینہ میں بھی اللہ کی رحمت سے محروم رہ جاتا ہے۔

(طبرانی)

ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رمضان المبارک کی ہر رات اور ہر دن اللہ تبارک وتعالیٰ کے یہاں سے قیدی چھوڑے جاتے ہیں اور ہر مسلمان کی رات اور دن میں ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

بہت سی روایات میں روزہ دار کی دعا کا قبول ہونا وارد ہے۔ بعض روایت میں ہے کہ افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ پیارے دینی بھائیو! جب آپ روزہ رکھیں اور جب افطار کے لئے دسترخوان پر بیٹھ جائیں تو دعا کرتے رہیں، درود شریف پڑھتے رہیں۔ دنیاوی باتوں سے پرہیز کریں۔ بعض حضرات دسترخوان پر بیٹھ کر دنیاوی باتیں کرتے ہیں۔ جب اذان کی آواز کان میں آتی ہے تو دعا کرنا اور بسم اللہ کہنے کی مہلت ہی نہیں ملتی اور دسترخوان صاف ہونے لگتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا رنگ بدل جانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین شخص کی دعائیں رد نہیں کی جاتیں۔ ایک روزہ دار کی دعا افطار کے وقت، دوسرے عادل بادشاہ کی دعا اور تیسرے مظلوم کی دعا جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ بادل سے اوپر اٹھا لیتا ہے اور آسمان کے دروازے اس کے لئے کھول دیتا ہے اور ارشاد ہوتا ہے کہ میں تیری ضرور مدد کروں گا اگرچہ کچھ مصلحت کی بنا پر دیر ہو جائے۔ (ترمذی)

درمنثور میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل ہے جب رمضان آتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ بدل جاتا تھا اور نماز میں اضافہ ہو جاتا اور دعا میں عاجزی فرماتے تھے اور خوف غالب ہو جاتا تھا۔ دوسری روایت میں آپ فرماتی ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے ختم تک بستر پر تشریف نہیں لاتے تھے۔

سحری کھانے والے پر رحمت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والے پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔(طبرانی)

پیارے دینی بھائیو! اللہ تبارک وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ اس نے ہمیں سحری کرنے کی وجہ سے اپنی رحمتوں کا مستحق قرار دیا یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا بے پناہ احسان ہے کہ ہم سحری کھائیں۔ اپنا پیٹ بھریں پھر مزید اس پر اللہ اور اس کے فرشتے ہم پر رحمت نازل فرمائیں۔

بعض حضرات کاہلی کی وجہ سے سحری نہیں کھاتے ہیں وہ ثواب سے محروم ہوجاتے ہیں۔ اللہ کی خاص رحمت جو سحری کھانے والوں کے لئے ہے، ان پر نہیں ہوتی۔

سحری کھانا حضور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کریمہ ہے۔

رمضان کے ایک روزے کی قضا کا بدل تمام عمر کے روزے نہیں بن سکتے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جان بوجھ کر بغیر کسی شرعی عذر کے ایک دن بھی رمضان کے روزے کو چھوڑ دے تو رمضان کے علاوہ تمام عمر روزہ رکھنے سے اس کا بدل نہیں ہوسکتا۔

(ترمذی)

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو رمضان المبارک کے تمام روزے ان کے حقوق کے ساتھ رکھنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

بد گوئی اور اس پر عمل کرنا ترک نہ کرے تو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص روزہ رکھ کر، بری بات کہنا اور اس پر عمل کرنا ترک نہ کرے تو اللہ

تبارک وتعالیٰ کو اس کی پروا نہیں کہ اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے۔(بخاری)

پیارے دینی بھائیو! مذکورہ حدیث سے معلوم ہوگیا کہ ہمیں حالت روزہ میں بری بات کہنے سے اور بری بات سننے سے خلاف شرع کوئی کام کرنے سے روکا گیا ہے۔ محض کھانا پینا ترک کرنا بے سود ہے۔ ضروری ہے کہ ہم جھوٹ، غیبت، چغلی، چوری اور تمام دیگر برائیوں سے اجتناب کریں۔

روزہ آرام سے منزل تک پہنچا دے

حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص چاہتا ہو کہ اس کے پاس ایسی سواری ہو جو آرام سے اسے منزل تک پہنچا دے تو اس کو چاہئے کہ وہ روزہ رکھے جہاں بھی رمضان آجائے۔

حضرت انس بن مالک کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے (شرعی) مسافر سے آدھی نماز معاف فرمادی (یعنی ظہر، عصر، عشاء، ان تینوں وقتوں کی فرض نمازوں میں مسافر کو قصر کا حکم ہے بجائے چار رکعت فرض پڑھنے کا دو رکعت پڑھے) اور دودھ پلانے والی نیز حاملہ عورت سے روزہ معاف کردیا (یعنی ان لوگوں کے لئے اجازت ہے کہ اس وقت نہ رکھیں اور بعد میں قضا کرلیں)(ابوداؤد)

"شوال کے چھ روزے" گویا ہمیشہ روزہ رکھا

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے رمضان کا روزہ رکھا پھر اس کے بعد بعد چھ روزے شوال کے رکھے تو اس نے گویا ہمیشہ روزہ رکھا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! جب کسی مہینے میں تین دن روزہ رکھنا ہو تو تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو روزہ رکھو۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ عرفہ کے دن کا روزہ ایک سال اگلے اور ایک سال پچھلے گناہ کا کفارہ ہوگا۔ (مسلم)

عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کا روزہ۔

حجاج کرام عرفات کے میدان میں ہوں ان کے لئے یہ حکم نہیں۔

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ وہ چار چیزیں ہیں جنہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چھوڑتے تھے۔ عاشورہ کا روزہ، ذی الحجہ کے روزے (ایک سے نو تک) ہر مہینہ کے تین روزے، دو رکعتیں فجر کی فرض سے پہلے۔ (نسائی)

روزے کا انعام خود اللہ تعالیٰ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے:

الصوم لی وانا اجزی به

"روزہ میرے لئے ہے میں ہی اس کی جزا دوں گا' یا میں ہی اس کی جزا ہوں"۔

اس لئے کہ روزہ باطنی عبادت ہے جس کا ظاہر سے تعلق نہیں اور کسی دوسرے کو یہ معلوم ہی نہیں ہوسکتا کہ یہ روزہ دار ہے اس بنا پر اس کی جزا بھی بے حدوحساب ہے۔

علماء فرماتے ہیں کہ دخول جنت تو رحمت کے طفیل میں ہوگا اور وہاں درجات عبادت کے صدقہ میں اور ہمیشہ روزہ رکھنے والوں کے لئے ہوں گے اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ (کشف المحجوب)

روزے کی حقیقت

ہر مسلمان عاقل بالغ تندرست مقیم پر صرف ایک ماہ رمضان کے روزے فرض ہیں جو رمضان کا چاند دیکھنے سے شوال کا چاند دیکھنے تک ہیں۔ ہر روزے کے لئے نیت درست اور ادائیگی میں صدق اور اخلاص ہونا چاہئے۔ روزہ کی حقیقت رکنا ہے مثلاً پیٹ کو کھانے پینے سے روکے رکھنا، آنکھ کو شہوانی چیز دیکھنے سے کان کو غیبت سننے سے، زبان کو بیہودہ بات کہنے سے اور جسم کو مخالفت حکم الٰہی سے روکنے کا نام روزہ ہے۔ جب بندہ پوری طرح سے تمام شرائط کی پابندی کرے گا تب وہ حقیقت میں روزہ دار ہوگا۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب روزہ رکھے تو اپنے کان، آنکھ، زبان، ہاتھ اور جسم کے ہر عضو کا روزہ رکھے۔ بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جن کا روزہ رکھنا کوئی فائدہ نہیں دیتا اس کے سوا کہ وہ بھوکے اور پیاسے رہتے ہیں (کشف المحجوب)

انہوں نے دودھ نہ پیا

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ ہر پندرہ دن کے بعد ایک مرتبہ کھانا کھاتے اور جب ماہ رمضان آتا تو عید الفطر تک کچھ نہ کھاتے اس کے باوجود آپ روزانہ چار سو رکعتیں نماز پڑھا کرتے تھے۔ ارباب علم بیان کرتے ہیں کہ آپ جس روز پیدا ہوئے تو روزے سے تھے اور جس دن دنیا سے رحلت فرمائی اس دن بھی روزے دار تھے کسی نے پوچھا یہ کس طرح؟ بیان کیا کہ ان کی پیدائش کا وقت صبح صادق تھا اور شام تک انہوں نے دودھ نہ پیا اور جب وہ دنیا سے رخصت ہوئے تو وہ روزے کی حالت میں تھے۔ یہ بات حضرت ابوطلحہ مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمائی۔ (کشف المحجوب)

حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ کا روزہ

حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ کی بابت یہ مروی ہے کہ وہ ماہ رمضان میں اوّل سے آخر تک کچھ نہ کھاتے تھے۔ حالانکہ شدید گرمی کا زمانہ تھا اور روزانہ گیہوں کی مزدوری

کو جایا کرتے تھے۔ جتنی مزدوری ملتی تھی وہ سب فقیروں میں تقسیم کر دیا کرتے تھے اور رات بھر عبادت کرتے اور نمازیں پڑھتے یہاں تک کہ دن نکل آتا اور وہ لوگوں کے ساتھ ان کی نظروں کے سامنے رہتے تھے اور لوگ دیکھا کرتے تھے کہ وہ نہ کچھ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں اور رات کو سوتے بھی نہیں۔

حضرت شیخ ابونصر سراج رحمۃ اللہ علیہ جن کو طاؤس الفقراء کہا جاتا ہے۔ جب ماہ رمضان آیا تو بغداد پہنچے اور مسجد شونیزیہ میں قیام فرمایا تو ان کو علیحدہ کوٹھری دے دی گئی اور درویشوں کی امامت ان کے سپرد کر دی گئی چنانچہ عید تک انہوں نے ان کی امامت فرمائی اور تراویح میں پانچ ختم قرآن فرمایا۔ ہر رات خادم ان کی کوٹھری میں ایک روٹی دے جاتا۔ جب عید کا دن آیا اور وہ نماز پڑھ کر چلے گئے تو خادم نے کوٹھری میں نظر ڈالی تو تیسوں روٹیاں یوں ہی اپنی جگہ موجود تھیں۔ سبحان اللہ (کشف المحجوب)

صوم وصال کی وضاحت

صوم وصال یعنی مسلسل اور پے در پے روزہ رکھنا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ممانعت آئی ہے کیونکہ آپ نے جب صوم وصال رکھا تو آپ کی پیروی کرتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی روزے رکھنے شروع کر دیئے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم صوم وصال نہ رکھو کیونکہ:

انی لست کاحد کم انی ابیت عند ربکم یطعمنی ویسقنی

میں تم میں سے کسی کے مانند نہیں ہوں کیونکہ میں تمہارے رب کے حضور رات گزارتا ہوں وہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔

ارباب مجاہدہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ممانعت شفقت و مہربانی کے طور پر ہے نہ کہ یہ حرمت کی بنا پر ہے اور ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ صوم وصال سنت قولی کے خلاف ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ وصال بذات خود ناممکن اور محال ہے اس لئے کہ دن گزر جائے تو رات میں روزہ نہیں ہوتا اور رات کو روزے سے

ملائے تو بھی وصال نہیں ہوتا۔

صوم وصال رکھنا کہ فرمان الٰہی میں کسی طرح کی کمی واقع نہ ہو۔ کراہت ہے اور کراہت کا محل خاص ہوتا ہے نہ کہ عام پھر جس کا حکم عام نہ ہو وہ معاملہ ہر جگہ درست نہیں۔ (کشف المحجوب)

منہ کی بو مشک سے بہتر

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب

صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا، بے گنتی۔

(ترجمہ: کنزالایمان، پ۲۳ع۱۶)

بعض لوگ خواہشات کو روکتے ہیں ان کی مزدوری حساب میں نہیں آتی۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صبر آدھا ایمان ہے اور روزہ آدھا صبر ہے اور فرمایا روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے میرے بندہ نے کھانا پینا اور جماع میرے خوف سے چھوڑ دیا میں ہی اس کی جزا دے سکتا ہوں اور حضور اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ دار کا سونا عبادت ہے، سانس لینا تسبیح اور دعاء بہترین اجابت ہے۔ (کیمیائے سعادت)

روزہ ڈھال ہے

تمام عبادتیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے خاص ہیں مگر اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ فرمانا کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا جیسا کہ بیت اللہ شریف کو اپنا گھر کہا حالانکہ ساری دنیا اسی کی ہی ملکیت ہے۔ روزہ میں دو خاصیتیں ہیں جس کی وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے منسوب ہونے کے لائق ہوا۔ ایک یہ کہ روزہ کی

حقیقت شہوات کو چھوڑنا ہے اور یہ باطنی امر ہے۔لوگوں کی نگاہ سے پوشیدہ ہے۔اس میں دکھاوا بالکل نہیں ہوتا۔ دوسرا یہ کہ ابلیس اللہ تبارک وتعالیٰ کا دشمن ہے اور شہوات ابلیس کا لشکر ہے اور روزہ اس کے لشکر کو شکست دیتا ہے کیونکہ روزہ کی حقیقت ہی شہوت کا چھوڑنا ہے۔ اسی لئے حضور اکرم سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان آدمی کے جسم میں اس طرح چلتا ہے جیسے خون رواں دواں ہے شیطان کے راستے کو بھوک سے تنگ کرو اور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

الصوم جنة

روزہ ڈھال ہے۔ (کیمیائے سعادت)

جنت کا دروازہ کھٹکھٹایا کرو

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جنت کا دروازہ کھٹکھٹایا کرو۔ لوگوں نے پوچھا کس چیز سے؟ فرمایا: بھوک سے۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا روزہ عبادت کا دروازہ ہے اور یہ سب فضیلتیں اس وجہ سے ہیں کہ خواہشات عبادت سے روک دیتی ہیں اور سیر ہو کر کھانا خواہشات کی مدد کرتا ہے اور بھوک خواہشوں کو مار دیتی ہے۔ (کیمیائے سعادت)

حلق سے خون کے لوتھڑے نکلے

حدیث شریف میں آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو عورتوں نے روزہ رکھا اور پیاس کی وجہ سے ہلاکت کے قریب ہو گئیں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ توڑنے کی اجازت چاہیں۔ آپ نے ایک پیالہ ان کے پاس بھیجا کہ اس میں قے کریں۔ ہر ایک کے حلق سے خون کے لوتھڑے نکلے۔ لوگ اس واقعہ سے حیران ہوئے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان دونوں عورتوں نے اللہ کی حلال چیزوں سے روزہ رکھا اور اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے توڑ ڈالا یعنی کسی کی غیبت

کر کے یہ خون آدمیوں کا گوشت ہے جو انہوں نے کھایا۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ کسی کی غیبت کرنا اپنے بھائی کا گوشت کھانا ہے۔

(کیمیائے سعادت)

اپنے آپ کو فرشتہ کے مانند بنائے

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "کیمیائے سعادت" میں تحریر فرماتے ہیں کہ جو شخص روزہ میں صرف کھانے پینے کو ترک کرے اس کا روزہ ایک صورت بے روح ہے۔ روزے کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو فرشتوں کی مانند بنائے کہ فرشتوں کو ہرگز خواہشات نہیں ہوتیں اور جانوروں پر خواہش غالب ہے اس لئے جس آدمی پر خواہش غالب آ گئی وہ بھی جانوروں کے مانند اور خواہش پر جو غالب آ گیا اس نے فرشتوں سے مشابہت پیدا کر لی۔ اسی وجہ سے آدمی صفت ملائکہ کے قریب ہے اور فرشتے اللہ تبارک وتعالیٰ کے قریب ہیں۔ تو آدمی بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کا مقرب ہو جائے گا۔

(کیمیائے سعادت)

سات سو برس کی عبادت کا ثواب

پورے سال میں جو دن متبرک ہیں ان میں روزہ رکھنا سنت ہے، مثلاً عرفہ کا دن اور عاشورہ کا دن ذوالحجہ کی ایک تاریخ سے نو تاریخ تک اور محرم کی پہلی تاریخ سے دسویں تاریخ تک، رجب اور شعبان۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ رمضان کے بعد محرم کا روزہ سب سے روزوں سے افضل ہے۔ اور پورا محرم روزے رکھنا سنت ہے اور پہلے عشرہ میں روزے رکھنے کی بڑی تاکید آئی ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ محرم کا ایک روزہ اور مہینوں کے بیس روزوں سے بہتر

ہے اور رمضان کا ایک روزہ ماہ حرام کے بیس روزوں سے افضل ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ماہ حرام میں جمعرات، جمعہ، سنیچر کو روزہ رکھتا ہے اس کے لئے سات سو برس کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

ماہ حرام چار ہیں: محرم الحرام، رجب المرجب، ذی القعدہ اور ذی الحجہ۔

(کیمیائے سعادت)

ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزے کے برابر

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک کسی وقت کی عبادت ذی الحجہ کے پہلے عشرہ کی عبادت سے زیادہ محبوب نہیں اس میں ایک دن کا روزہ ایک برس کے روزہ کے مثل ہے اور ایک رات کی عبادت لیلۃ القدر کی عبادت کے مانند ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا جہاد میں بھی اتنی فضیلت نہیں؟ آپ نے فرمایا جہاد میں بھی نہیں مگر جس شخص کا گھوڑا مارا جائے اور اس کا خون بھی جہاد میں گرایا جائے۔ (کیمیائے سعادت)

بہتر طریقہ

حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ رکھنے کا طریقہ یہ تھا کہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور دوسرے دن نہ رکھتے تھے۔ اس کی بڑی فضیلت آئی ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر اور ابن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روزے کا بہتر طریقہ پوچھا تو آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے داؤد علیہ السلام کا طریقہ ارشاد فرمایا۔ تو انہوں نے عرض کیا ہم اس سے بھی بہتر طریقہ چاہتے ہیں۔ تو نبی کریم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں ہے اور اس سے کمتر یہ ہے کہ جمعرات اور دوشنبہ کے دن روزہ رکھے یہاں تک کہ رمضان کا مہینہ قریب ہوجائے۔ (کیمیائے سعادت)

دوزخ کی آگ کے درمیان خندق

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بہشت میں ایک دروازہ ہے جس کو "ریان" کہتے ہیں جس میں روزہ داروں کے علاوہ کوئی داخل نہیں ہوگا اور جب روزہ دار داخل ہوجائیں گے، دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر اس سے کوئی داخل نہ ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو فی سبیل اللہ ایک دن کا روزہ رکھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے اور دوزخ کی آگ کے درمیان اس قدر خندق بناتا ہے جس قدر آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔

(ترمذی)

اس کے برابر کوئی عمل نہیں

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا کہ یارسول اللہ! مجھے ایسا حکم دیں جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے تو اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو روزہ کو لازم پکڑ اس لئے کہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں۔

(نسائی)

روزہ دار کے مثل ثواب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص روزہ دار کو افطار کرائے تو اس کو بھی روزہ دار کے مثل ثواب ملتا ہے اور اس روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی بھی واقع نہیں ہوتی۔ (ترمذی)

حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے تھے اور زکوٰۃ فطر کی منادی کی گئی پھر جب رمضان کا روزہ فرض ہوا تو ہم کو عاشورہ کا روزہ رکھنے کا نہ تو حکم دیا گیا اور نہ ہی ممانعت کی گئی اور ہم اس کو رکھتے

رہے۔(نسائی)

بھول کر کھانا پینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بھول گیا کہ وہ روزہ دار تھا اور اس نے کھایا اور پیا تو اس کا روزہ پورا ہو گیا اور اس کو اللہ نے کھلایا اور پلایا۔ سبحان اللہ (نسائی)

کون سا صدقہ افضل ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ رمضان کے بعد کون سا روزہ افضل ہے؟ فرمایا شعبان کا روزہ۔ رمضان شریف کی تعظیم کے لئے ہے۔ پوچھا گیا کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا جو کہ رمضان شریف میں کیا جائے۔ (ترمذی)

گزشتہ سال کی برائیوں کا کفارہ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ سے یہ یقین رکھتا ہوں کہ عاشورہ کے روزے کو گزشتہ سال کی برائیوں کا کفارہ کر دے۔ (ترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ عاشورہ کا روزہ رمضان کے روزے سے پہلے تھا جب سے رمضان کا روزہ فرض ہو گیا تو اب جو چاہے رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔ (ابن ماجہ شریف)

افطار کرنے کا وقت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب رات اس طرف سے آئی اور دن اس طرف چلا گیا اور آفتاب ڈوب گیا تو روزہ دار کے روزہ افطار کرنے کا وقت آ گیا۔ (ابوداؤد)

معاذ بن زہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول خدا جب افطار کرتے تھے تو فرماتے تھے:

اللهم لك صمت و على رزقك افطرت

''اے اللہ! میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور تیری دی ہوئی روزی پر افطار کیا''۔ (ابوداؤد)

افطار کرنے میں جلدی

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگ ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہیں گے جب تک کہ افطار میں جلدی کریں گے۔

مالک سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا عبدالکریم بن ابی المخارق سے وہ کہتے تھے کہ افطار میں جلدی کرنا اور سحری میں دیر کرنا یہ عمل نبوت سے ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے سے قبل تر کھجوروں سے افطار کر لیا کرتے تھے اگر تر کھجوریں نہ ملتی تھیں تو چھوہارے سے اور جب ایک چھوہارا بھی نہ ملتا تو پانی سے افطار کرتے تھے۔ (ترمذی)

عاشورے کا روزہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں آ کر دیکھا کہ یہود عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہیں تو پوچھا کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ تو کہا گیا کہ یہ مبارک دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو ان کے دشمنوں سے نجات دی تھی اس لئے روزہ رکھا جاتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی موافقت کے لئے ہم تم سے زیادہ حق دار ہیں اور آپ نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ (ابوداؤد)

ماہ رجب کا روزہ

عباد بن حنیف سے روایت ہے کہ میں نے سعید ابن جبیر سے رجب کے روزے کی کیفیت پوچھی تو انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے تو گمان ہوتا تھا کہ اب افطار ہی نہ کریں گے اور جب چھوڑتے تھے تو گمان ہوتا تھا کہ اب روزہ ہی نہ رکھیں گے۔ (ابوداؤد)

شعبان کا روزہ

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے تو محسوس ہوتا رکھتے ہی چلے جائیں گے اور جب چھوڑتے تھے تو یہ گمان ہوتا تھا کہ اب نہ رکھیں گے۔ میں نے ان کو رمضان کے علاوہ کبھی پورے مہینہ کے روزہ رکھتے ہوئے نہ دیکھا نہ کسی اور مہینہ میں اتنا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا جتنا کہ شعبان المعظم میں رکھتے تھے۔ (ابوداؤد)

شوال کے چھ روزے

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے رمضان کا روزہ رکھا اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو وہ صائم الدہر ہے یعنی اس نے پوری زندگی روزے میں گزاری (گویا وہ ہمیشہ روزہ دار کی طرح ہو گئے) (ترمذی)

ذی الحجہ کے روزے

ہندہ بن خالد اپنی بیوی سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ مطہرہ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نو تاریخ ذی الحجہ تک اور ایک عاشورہ کے دن روزہ رکھتے اور ہر مہینہ میں ایک شنبہ، دوشنبہ اور پنج شنبہ کی روایت بیان کیا ہے۔

(نسائی)

ہفتہ کے روزے کا بیان

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھنے کا قصد فرماتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بندے کے اعمال اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے پیر اور جمعرات کے دن پیش کیے جاتے ہیں تو میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال اس حال میں پیش کیے جائیں کہ میں روزہ دار ہوں۔ (ترمذی)

ایام بیض کے روزے

عبدالملک بن قدامہ بن ملحان القیسی نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم دیتے تھے کہ ہم ایام بیض یعنی تیرہویں، چودھویں، پندرہویں تاریخوں کو روزہ رکھیں اور فرماتے تھے کہ ان دنوں کا روزہ رکھنا صیام الدہر کی طرح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض کے روزے نہیں چھوڑتے تھے نہ سفر کی حالت میں اور نہ ہی مقیم ہونے پر روزہ ترک کرتے تھے۔ (نسائی شریف)

صبر کا ثواب جنت ہے

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری دن میں وعظ فرمایا اے لوگو! تمہارے پاس عظمت والا، برکت والا مہینہ آیا وہ مہینہ جس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کیے اس رات میں قیام یعنی نماز پڑھنا تطوع، سنت، جو اس میں نیکی کا کوئی کام کرے تو ایسا ہے جیسے کسی اور مہینے میں فرض ادا کیا اور اس میں جس نے فرض ادا کیا تو ایسا

ہے جیسے اور دنوں میں ستر فرض ادا کیے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ یہ مہینہ برکت کا ہے اور اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے۔ جو اس میں روزہ دار کو افطار کرائے اس کے گناہوں کے لئے مغفرت ہے اور اس کی گردن آگ سے آزاد کردی جائے گی اور اس افطار کرانے والے کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا کہ روزہ رکھنے والے کو ملے گا بغیر اس کے کہ اس کے ثواب میں کچھ کم ہو۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں ہر شخص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ افطار کرائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو دے گا جو ایک گھونٹ دودھ یا ایک خرما یا ایک گھونٹ پانی سے روزہ افطار کرائے۔ اور جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کھانا کھلایا اس کو اللہ تبارک وتعالیٰ میرے حوض سے پلائے گا کہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس کا اوّل رحمت ہے، جس کا اوسط مغفرت ہے اور جس کا آخر جہنم سے آزادی ہے۔ جو اپنے غلام پر اس مہینہ میں تخفیف کرے یعنی اس سے کام کم لے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا اور جہنم سے آزاد فرمادے گا۔ (بہار شریعت)

روزہ کا ثواب سونا سے بھی زیادہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر کسی نے ایک دن نفل روزہ رکھا اور زمین کے برابر اسے سونا دے دیا جائے جب بھی اس کا ثواب پورا نہ ہوگا۔ اس کا ثواب تو قیامت ہی کے دن ملے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے اور روزہ نصف صبر ہے۔

(ابن ماجہ شریف)

ایک لاکھ رمضان کا ثواب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ

وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے مکہ میں ماہ رمضان پایا اور روزہ رکھا اور رات میں جتنا ہو سکا قیام کیا اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے لئے دوسری جگہ کی بہ نسبت ایک لاکھ رمضان کا ثواب لکھے گا اور ہر دن ایک گردن آزاد کرنے کا ثواب اور ہر رات ایک گردن آزاد کرنے کا ثواب اور ہر روز جہاد میں گھوڑے پر سوار کردینے کا ثواب اور ہر دن میں حسنہ (نیکی) اور ہر رات میں حسنہ لکھے گا۔ (بہار شریعت)

مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں (الحدیث)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کو ماہ رمضان میں پانچ چیزیں دی گئی کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں۔ اوّل یہ کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی طرف نظر فرماتا ہے اور جس کی طرف نظر کرے گا اسے کبھی عذاب نہ دے گا۔ دوسری یہ کہ شام کے وقت ان کے منہ کی بو مشک سے زیادہ اچھی ہے۔ تیسری یہ کہ ہر دن اور ہر رات فرشتے ان کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ چوتھی یہ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جنت سے کہتا ہے کہ میرے بندے کے لئے تیار ہو جاؤ اور مزین ہو جاؤ۔ قریب ہے کہ دنیا کی تکلیفات سے چھوٹ کر یہاں آکر آرام کریں۔ پانچویں یہ کہ جب آخر رات ہوتی ہے تو ان سب کی مغفرت فرمادیتا ہے۔ کسی نے عرض کیا کہ کیا وہ شب قدر ہے؟ فرمایا: نہیں، کیا تو نہیں دیکھتا کہ کام کرنے والے کام کرتے ہیں جب کام سے فارغ ہوتے ہیں تو اس وقت مزدوری پاتے ہیں۔ (بیہقی)

صدیقین اور شہداء میں سے

روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! فرمائیے کہ میں اگر گواہی دوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور پانچوں نمازیں پڑھوں اور زکوٰۃ ادا کروں اور رمضان کے روزے رکھوں

اور رمضان کی راتوں کو قیام کروں تو میں کن لوگوں میں ہوں گا۔ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صدیق اور شہداء میں سے۔ (بہار شریعت)

فرق سحری کا لقمہ ہے

ابن خزیمہ اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق سحری کا لقمہ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سحری کھاؤ کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین چیزوں میں برکت ہے۔ جماعت، ثرید اور سحری کھانے میں۔ (طبرانی)

اللہ کو کون سا بندہ پیارا

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میری امت میری سنت پر رہے گی جب تک افطار میں ستاروں کا انتظار نہ کرے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، میرے بندوں میں مجھے زیادہ پیارا بندہ وہ ہے جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔

یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ تین چیزوں کو محبوب رکھتا ہے۔ افطار میں جلدی کرنا، سحری میں تاخیر کرنا اور نماز میں ہاتھ پر ہاتھ رکھنا۔ (طبرانی)

دین ہمیشہ غالب رہے گا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے کہ

یہود ونصاریٰ تاخیر کرتے ہیں۔ (ابوداؤد)

پانی سے افطار کرے

سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں کوئی روزہ افطار کرے تو پانی سے افطار کرے کہ وہ پاک کرنے والا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے تر کھجوروں سے افطار کرتے۔ اگر تر کھجوریں نہ ہوتیں تو چند خشک کھجوروں سے افطار فرماتے اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو چند چلو پانی پیتے۔ (ابوداؤد)

افطار کے وقت دعا

ابوداؤد نے روایت کی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم افطار کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اللھم لك صمت و علٰی رزقك افطرت

حضرت جبرئیل علیہ السلام کا مصافحہ کرنا

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے حلال کھانے سے یا پانی سے افطار کرایا فرشتے ماہِ رمضان کے اوقات میں اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے جو حلال کمائی سے رمضان مین افطار کرائے رمضان کی تمام راتوں میں فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں اور شب قدر میں جبرئیل علیہ السلام اس سے مصافحہ کرتے ہیں۔

رمضان کو رمضان کہے جانے کی وجہ

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بغوی کا قول ہے اور صحیح بھی یہی ہے کہ رمضان ''رمضاء'' سے مشتق ہے۔ جس کا معنی گرم پتھر کے ہیں کیونکہ وہ شدید گرمی

کے موسم میں روزے رکھا کرتے تھے۔عرب قبیلوں نے جب مہینوں کے نام رکھنا چاہا تو ان ایام میں یہ مہینہ انتہائی گرمی کے موسم میں آیا۔ چنانچہ اس کا نام رمضان رکھا گیا۔ کچھ حضرات کا کہنا ہے کہ اس ماہ کو رمضان اس لئے کہتے ہیں کہ یہ مقدس ماہ گناہوں کو جلا دیتا ہے۔

روزے کی حکمتیں

پیارے دینی بھائیو! اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہم پر روزے فرض کیے اس میں ہزار ہا حکمتیں ہیں۔ کچھ نادان جاہل یہ کہتے ہیں کہ جب کھانا گھر میں ہے تو بھوکے کیوں رہیں۔ نعوذ باللہ۔ وہ یہ نہیں سوچتے کہ جس رب نے ہمیں روزی دی، کھانا دیا، مال ودولت سے نوازا اسی رب کا حکم ہے کہ روزہ رکھو۔

اب میں چند حکمتیں تفسیر نعیمی سے پیش کرتا ہوں آپ اس سے عبرت حاصل کریں۔

روزہ میں بھوک اور پیاس کی تکلیف کا پتا چلتا ہے جس سے غذا اور پانی کی قدر ہوتی ہے اور انسان خدا کا شکر ادا کرتا ہے۔

روزوں سے بھوکوں اور پیاسوں پر مہربانی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے کیونکہ مالدار اپنی بھوک کو یاد کر کے غریبوں اور مسکینوں کی بھوک کا پتا لگاتا ہے۔

روح البیان میں ہے کہ انسانوں کا تیسرا بادشاہ طہمورث کے زمانے میں قحط سالی ہوئی تو مالداروں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا اور ان سے کہا گیا کہ تم دوپہر کا کھانا فقیروں کو دو تا کہ شام کو تم اور وہ دونوں کھاؤ۔

روزہ سے بھوک برداشت کرنے کی عادت ہوتی ہے اگر کبھی کھانا نہ ملے تو انسان گھبراتا نہیں۔

بھوک بہت سی بیماریوں کا علاج ہے اب بھی ڈاکٹر اور طبیب کہتے ہیں کہ فاقہ بہت سی بیماریوں کا علاج ہے کیونکہ اس سے معدہ کی اصلاح ہوتی ہے۔

نفس دن کو کھانے پینے اور رات کو سونے کی رغبت کرتا ہے۔ شریعت نے اس کی مخالفت یوں کروائی کہ کبھی دن میں روزوں کا اور رات میں نمازوں کا حکم دیا کہ ماہ رمضان میں دن کو کھانے سے باز رہو اور رات کو تراویح اور تہجد پڑھو۔ یاد رکھئے کہ نماز، سجدہ وغیرہ فرشتے اور دیگر مخلوقات بھی ادا کرتے ہیں مگر روزہ صرف انسان ہی کی عبادت ہے غالباً جنات پر بھی روزے فرض نہیں۔ (تفسیر نعیمی)

ہر وقت عابد رہتا ہے

روزہ میں انسان ہر وقت عابد رہتا ہے۔ سونا، چلنا، بولنا پھرنا سب عبادت کیونکہ بہر حال روزہ منہ میں ہے جس طرح وضو اور غسل، گندگی جسم سے دور کر کے انسان کو عبادت تلاوت اور مسجد میں آنے کے قابل بنا دیتا ہے ایسے ہی روزہ روح کو پاک کر کے دربار اعظم کے لائق بنا دیتا ہے اور مشاہدہ جمال اور ہم کلامیٔ رب ذوالجلال کی قابلیت پیدا کرتا ہے۔

جب موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر جاتے تو روزہ رکھ کر جاتے اور توریت لینے کے لئے چالیس روزے رکھے۔ روزہ سے شہوت ٹوٹتی ہے۔ غفلت دور ہوتی ہے جس کی غفلت اس سے بھی نہ جائے اسے چاہئے کہ اپنے کو رنج وغم اور فکر آخرت میں مبتلا رکھے کیونکہ یہ نفس کا آخری علاج ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ قیامت کے دن ماہ رمضان اور قرآن شریف روزہ دار کی شفاعت کریں گے۔ (تفسیر نعیمی)

جنت میں موتی کا محل

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے بدھ جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھا اس کے اجر میں اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے لئے جنت میں موتی یاقوت اور زمرد کا محل تیار فرماتا ہے اور دوزخ سے اس کے لئے نجات لکھ دی جاتی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے حرمت والے مہینوں میں جمعرات، جمعہ اور سنیچر (ہفتہ) کا روزہ رکھا اس کے نامۂ اعمال میں نو سال کی عبادت لکھی جاتی ہے اور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا سنیچر اور اتوار کو روزہ رکھو اور یہود و نصاریٰ کی مخالفت کرو۔

(غنیۃ الطالبین، ص:۴۵۸)

ایک لاکھ تیرہ ہزار برس کے روزوں کا ثواب

ایام بیض کے روزوں کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ شیخ ابونصر نے بالاسناد حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ فرمایا کہ تیرہ تاریخ کا روزہ تین ہزار برس کے روزوں کے برابر ہے اور چودہ تاریخ کا روزہ دس ہزار برس کے روزوں کے برابر ہے۔ اور پندرہ تاریخ کا روزہ ایک لاکھ برس کے روزوں کے برابر ہے۔ سعید ابن ابی ہند رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ان تینوں باتوں کی وصیت فرمائی کہ مرتے دم تک مہینے کے تین روزے (یعنی ایام بیض) کے روزے رکھوں اور مرنے سے پہلے چاشت اور وتر کی نماز نہ چھوڑوں۔ (غنیۃ الطالبین:۴۵۹)

سو 100 شہیدوں کا ثواب

ابو اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے جریر رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص چاند کی تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں کا روزہ رکھے گا اس کو عمر بھر کے روزوں کا ثواب ملے گا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا

"جو ایک نیکی لائے تو اس کے لئے اس جیسی دس ہیں"۔ (کنز الایمان، پ۸ع۷)

اس طرح ہر ماہ تین روزے رکھنے والا تمام عمر روزہ رکھنے والا ہو جائے گا حضرت

ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض کے روزے خواہ سفر میں ہوں یا اقامت میں نہیں چھوڑتے تھے۔ شعبی کا قول ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے ہر ماہ تین روزے رکھے اور فجر کی دو رکعت سنتیں ادا کیں اور نماز وتر کو نہ سفر میں چھوڑا نہ حضر میں اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین، ص:۴۵۹)

ایک لاکھ سال کا ثواب

حضرت عنزہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ ایک دن دوپہر کے وقت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حجرہ مبارکہ میں رونق افروز تھے۔ میں نے سلام عرض کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دینے کے بعد فرمایا علی! (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) یہ جبرئیل (علیہ السلام) ہیں تم کو سلام کر رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا:

علیک وعلیہ السلام یا رسول اللہ۔ پھر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے قریب آجاؤ۔ میں قریب ہو گیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! جبرئیل کہہ رہے ہیں کہ ہر ماہ تین روزے رکھا کرو۔ پہلے روزے پر دس ہزار سال کا اور دوسرے روزے پر تیس ہزار سال کا اور تیسرے روزے پر ایک لاکھ سال کا ثواب لکھا جائے گا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اس ثواب کی تخصیص میرے ہی ساتھ ہے یا عام طور پر سب کے لئے ہے؟ تو حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ ثواب تمہیں بھی ہوگا اور جو تمہاری طرح یہ روزے رکھے گا اس کو بھی یہ ثواب ملے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے روزوں کی تواریخ دریافت کیں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر ماہ کی تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں۔ (غنیۃ الطالبین، ص:۴۵۸)

ایام بیض کسے کہتے ہیں

پیارے دینی بھائیو! ایام بیض قمری ماہ کی تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں تاریخ کو کہتے ہیں۔ لیکن افسوس! اس دور کے مسلمان تو انگریزی تاریخ یاد رکھتے ہیں، ان کو اسلامی تاریخ یاد نہیں رہتی۔ اگر ہمارا رویہ اسی طرح رہا تو ہماری آنے والی نسل اسلامی تاریخ کو فراموش کردے گی۔ ہمیں چاہئے کہ اسلامی تاریخ بھی یاد رکھیں تا کہ صحیح طور پر خاص ایام کی عبادتوں سے فائدہ اٹھا سکیں۔

ایام بیض کی وجہ تسمیہ

عنزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ ایام بیض کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے زمین پر اتارا تو آفتاب کی گرمی نے ان کے جسم کو سیاہ کردیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام ان کے پاس آئے اور کہا: اے آدم! کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے جسم کی سیاہی دور ہو جائے اور اس کی جگہ سفیدی آجائے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا ہاں۔ اس وقت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ ہر ماہ کی تیرہویں، چوہودیں اور پندرہویں تاریخ کا روزہ رکھا کیجئے۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام نے پہلا روزہ رکھا تو جسم سے ایک تہائی سیاہی دور ہوگئی۔ دوسرے دن روزہ رکھا تو دوتہائی سیاہی دور ہوگئی اور تیسرے دن روزہ رکھا تو پورا جسم مبارک سفید ہوگیا۔ اس لئے ان دنوں کو ایام بیض کہتے ہیں۔ (غنیۃ الطالبین، ص:۴۶۰)

آرام ہی دینا چاہتا ہوں

حضرت ابو ادریس رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے اتنے روزے رکھے کہ سوکھ کر خلال کی طرح ہوگئے۔ میں نے ان سے کہا حضرت آپ اپنے نفس کو تو آرام دیجئے۔ انہوں نے فرمایا روزے رکھ کر اس کو آرام ہی تو دینا چاہتا ہوں۔

میں نے دیکھا ہے کہ دوڑ میں آگے نکل جانے والے گھوڑے وہی ہوتے ہیں جن کو مشاق بنا کر دبلا کردیا جاتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جہاد کی وجہ سے نفلی روزہ نہیں رکھتے تھے لیکن نبی کریم سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد میں نے کبھی ان کو روزے کے بغیر نہیں دیکھا۔ یوم فطر اور یوم نحر کے علاوہ۔ یعنی یکم شوال۔۱۰، ۱۱، ۱۲ اور ۱۳، ایام ذی الحجہ۔

ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کہتے ہیں کہ مجھ سے ایک ایسے آدمی نے روایت کی جس نے خود دیکھا تھا کہ گرمی کے دن ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے ہیں اور گرمی کی شدت اور پیاس کی وجہ سے سر مبارک پر پانی ڈال رہے ہیں۔ (غنیۃ الطالبین، ص:۴۶۱)

دوزخ سے ستر برس کی مسافت کے مثل دوری

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص محض اللہ کے لئے کسی دن کا روزہ رکھے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے منہ کو دوزخ سے ستر برس کی مسافت کی مقدار دور فرمادے گا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے خود سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے جو بندہ صبح کو روزہ دار ہوتا ہے اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اس کے اعضاء اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتقدیس بیان کرتے ہیں اور اس کے لئے دنیاوی آسمان والے مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور یہ حالت غروب آفتاب تک رہتی ہے۔ اگر وہ دو رکعت نفل کی نماز بھی پڑھ لیتا ہے تو اس کے لئے آسمان نور سے جگمگا جاتے ہیں (جنت میں) اس کی بیویاں یعنی بڑی بڑی آنکھ والی حوریں کہتی ہیں الٰہی اس کی روح کو قبض کرکے ہمارے پاس پہنچادے ہم ان کے مشتاق ہیں اگر وہ روزہ دار تسبیح وتہلیل میں مصروف رہتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کی تسبیح وتہلیل کو لکھتے ہیں اور یہ حالت غروب آفتاب تک رہتی ہے۔ (غنیۃ الطالبین، ص:۴۶۲)

روزہ عبادت کا دروازہ ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر نیک کام کرنے والوں کے لئے جنت کا ایک خاص دروازہ ہوگا جہاں سے اس کو پکارا جائے گا اور روزہ رکھنے والوں کو جس خاص دروازہ سے پکارا جائے گا اس کا نام ”ریان“ ہوگا۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! کیا کوئی شخص ایسا بھی ہوگا جس کو تمام دروازوں سے پکارا جائے؟ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں مجھے امید ہے کہ تم ان ہی میں سے ہوگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر چیز کا ایک دروازہ ہے اور عبادت کا دروازہ روزہ ہے۔

(غنیۃ الطالبین، ص:٣٦٣)

روزہ دار کے لئے سونے کا دسترخوان

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا روزہ نصف صبر ہے۔ ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ حضرت ابو اوفیٰ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روزہ دار کا سونا عبادت ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن روزہ داروں کے لئے سونے کا ایک دسترخوان رکھا جائے گا جس میں مچھلی ہوں گی۔ روزہ دار اس دسترخوان سے کھاتے ہوں گے اور دوسرے لوگ ان کو دیکھتے ہوں گے۔

(غنیۃ الطالبین، ص:٣٦٣)

عرش کے سائے میں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب روزہ دار اپنی قبروں سے نکلیں گے تو ان کے منہ سے مشک کی خوشبو کی لپٹیں آئیں گی۔ جنت کا ایک دسترخوان ان کے سامنے رکھا جائے گا جس سے وہ

کھائیں گے اور وہ سب عرش کے سائے میں ہوں گے۔

احمد بن ابوالحواری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابوسلیمان رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے کہا کہ ابوعلی عاصم ایک دن تشریف لائے اور انہوں نے ایک ایسی حدیث سنائی جس سے بہتر آج تک ہم نے نہیں سنی تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ روزہ داروں کے لئے قیامت میں ایک دسترخوان بچھایا جائے گا اور وہ اس پر کھانے میں مشغول ہوں گے جب کہ دوسرے تمام لوگوں سے حساب لیا جاتا ہوگا۔ یہ لوگ کہیں گے یا الٰہی! ہمارا حساب لیا جارہا ہے اور یہ لوگ نعمتیں کھانے میں مشغول ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمائے گا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مدتوں تک روزے رکھے اور تم نے نہیں رکھے، وہ کھڑے نمازیں پڑھتے رہے اور تم سوتے رہے۔ (غنیۃ الطالبین، ص:٦٢٠)

ستر ہزار خدمت گار

نافع بن مروہ رضی اللہ عنہ نے بروایت حضرت ابومسعود غفاری رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو بندہ ماہ رمضان کا روزہ رکھتا ہے اس کا نکاح کسی حور عین سے ایک کھلے موتی کے خیمے میں کیا جاتا ہے اور یہ حوران اوصاف سے آراستہ ہوتی ہیں جن کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ”حور مقصورات فی الخیام“ ارشاد فرمایا ہے۔ حور عین کے بدن پر ستر جوڑے ہوں گے۔ ہر جوڑا دوسرے جوڑے سے مختلف ہوگا۔ یہ جوڑے ستر قسم کی خوشبو سے بسے ہوں گے۔ ہر ایک کی خوشبو دوسرے سے الگ ہوگی۔ ہر حور کو ستر مرصع تخت سرخ یاقوت کے دیئے جائیں گے۔ ہر تخت ستر بستروں سے آراستہ ہوگا۔ ہر بستر پر مسند ہوگی۔ ہر حور عین کی خدمت کے لئے ستر ہزار خدمت گار اور ستر ہزار کنیزیں ہوں گی۔ حور عین ان تمام خدمت گاروں کے ساتھ شوہر کی خدمت کے لئے ہوں گی۔ ہر کنیز کے پاس سونے کا پیالہ ہوگا جس میں ایسا کھانا ہوگا جس کے ہر لقمے کا مزہ پہلے لقمہ سے مختلف ہوگا اور لذت میں دوبالا ہوگا۔ ان تمام لوازمات کے ساتھ حور عین کا شوہر بھی (یعنی روزہ دار) سرخ یا

قوت کے تخت پر موجود ہوگا۔ یہ جزاء رمضان کے روزے کی ہوگی۔ روزہ کے علاوہ جو نیک اعمال اس کے ہیں ان کا ثواب الگ سے ملے گا۔ (غنیۃ الطالبین، ص:۳۵۴)

آج کی رات کیسی ہے

حضرت ابونصر رحمۃ اللہ علیہ نے بالاسناد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں نے خود سنا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ماہ رمضان کے استقبال کے لئے جنت ایک سال سے دوسرے سال تک آراستہ کی جاتی ہے پھر جب ماہ رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جس کا نام مثیرہ ہے۔ یہ ہوا جنت کے درختوں کے پتوں اور دروازوں کی زنجیروں سے مس ہوتی ہے اور ان کو ہلاتی ہے اس ہوا کے لگنے سے ایسی آواز پیدا ہوتی ہے کہ اس سے اچھی آواز سننے والوں نے کبھی نہیں سنی ہوگی پھر حوریں آراستہ ہو کر جنت کے غرفوں (بالاخانوں، دریچوں، کھڑکیوں) میں آ کر کھڑی ہو جاتی ہیں اور آواز دیتی ہیں کہ کیا کوئی ہے جو ہم کو اللہ تبارک وتعالیٰ سے مانگ لے اور اللہ تبارک وتعالیٰ اس کا نکاح ہم سے کردے، پھر وہ (جنت کے داروغہ) رضوان سے کہتی ہیں آج کی رات کیسی ہے؟ رضوان جواب دیتا ہے اے بے مثال حسینو! یہ ماہ رمضان کی پہلی رات ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے روزہ داروں کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔ اے مالک! (داروغۂ جہنم) امت محمدیہ کی طرف دوزخ کے دروازے بند کردو۔ اے جبرئیل! زمین پر جاؤ اور شیاطین کو مقید کردو، ان کو زنجیروں سے جکڑ دو، ان کو سمندر کے گردابوں میں پھینک دو تا کہ میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے روزہ داروں کو خراب نہ کریں۔ سبحان اللہ (غنیۃ الطالبین، ص:۳۵۵)

اللہ تبارک وتعالیٰ تین مرتبہ فرماتا ہے

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ماہ رمضان کی ہر رات میں اللہ

تبارک وتعالیٰ تین مرتبہ فرماتا ہے کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ میں اس کا سوال پورا کروں کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ میں اس کی توبہ قبول کروں؟ کیا کوئی مغفرت کا طالب ہے کہ میں اس کو بخش دوں؟ کوئی ہے جو ایسے غنی کو قرض دے جو نادار نہیں ہے اور پورا بدلہ دینے والا ہے وہ کسی کی حق تلفی کرنے والا نہیں ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ماہ رمضان میں ہر روز افطار کے وقت ہزاروں دوزخی دوزخ سے آزاد کردیئے جاتے ہیں حالانکہ ان میں سے ہر ایک عذاب کا مستحق ہوتا ہے اور جب جمعہ کا دن اور جمعہ کی رات آتی ہے تو لاکھوں دوزخی دوزخ سے آزاد ہوتے ہیں جن میں سے ہر ایک عذاب کا سزاوار ہوتا ہے۔ جب رمضان کا آخری دن آتا ہے تو اوّل تاریخ سے آخری تاریخ تک مجموعی طور پر جتنے افراد دوزخ سے آزادی پاچکے ہیں ان کی تعداد کے برابر (یعنی آخری روز) آزاد کئے جاتے ہیں۔ سبحان اللہ

(غنیۃ الطالبین، ص:۳۵۵)

خبردار ہوجا

رمضان المبارک کا مہینہ گناہوں سے رہائی دلانے والا مہینہ، اللہ تبارک وتعالیٰ سے کیے ہوئے وعدوں کو نبھانے کا مہینہ، اللہ تعالیٰ کی طرف صدق دل سے رجوع ہونے کا مہینہ، تمام برائیوں سے توبہ کرنے کا مہینہ۔

اگر یہ مہینہ بھی تیرے دل کی درستی نہ کرسکا اور تجھے اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے باز نہ رکھ سکا اور بدبختوں اور مجرموں سے دور نہ کرسکا تو پھر تیرے دل پر کون سی چیز اثر کرے گی اور تجھ سے کس بھلائی کی امید ہوسکتی ہے۔ اب کون سی خوبی اور بھلائی تیرے اندر باقی رہ گئی اور تیری جانب سے کون سی فلاح وبہبود کی توقع کی جاسکتی ہے (ذرا سوچ) کون سی بدبختی ہے جو تجھ میں نہیں۔ اے عصیاں میں مبتلا انسان! تو جس حال میں مبتلا ہے اس سے خبردار ہوجا! غفلت اور نیند سے بیدار ہوجا اور جس مصیبت میں گرفتار ہے اسے دیکھ! باقی مہینے کو (یعنی ماہ رمضان کے باقی دنوں کو) غنیمت جان اور توبہ

کر اور انابت کی طرف متوجہ ہو اطاعت اور استغفار کے ساتھ اپنے منحوس نفس پر چیخ چیخ کر اور ہائے ہائے کر کے گریہ وزاری کر۔

بہت سے روزہ دار ایسے ہوں گے کہ آئندہ ماہ رمضان کے روزے نہیں رکھ سکیں گے، بہت سے عبادت گزار ایسے ہوں گے کہ پھر ان کو کبھی عبادت کا موقع نہ ملے گا۔ عمل کرنے والے کو عمل تمام کرنے کے بعد ہی اجرت دی جاتی ہے۔ بلاشبہ ہم سے عمل کا وقت رخصت ہو رہا ہے۔ اے کاش ہمیں معلوم ہوتا کہ فلاں شخص کا روزہ یا فلاں شخص کی عبادت مقبول یا مردود ہوگی اور اس کے منہ پر ماردی جائے گی۔ کاش ہم کو یہ بھی معلوم ہو جاتا کہ راندۂ درگاہ کون ہے؟ کہ ہم اس کی تعزیت اور اظہار افسوس کرتے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بہت سے روزہ دار ہیں جن کی بھوک اور پیاس سے روزوں کو کچھ حاصل نہیں (یعنی ان کے روزے بھوک اور پیاس کے سوا کچھ نہیں) بہت سے راتوں کو نماز پڑھنے والے ایسے ہیں جن کی نماز سوائے بیدار رہنے کے اور کسی شمار میں نہیں آئے گی۔ (غنیۃ الطالبین)

رمضان شریف میں قرآن کا نزول

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مقدس کو رمضان شریف میں نازل فرمایا۔ خود خالق کائنات ارشاد فرماتا ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ؕ

”رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے“۔ (ترجمہ: کنزالایمان، پ۲)

رمضان شریف میں قرآن کریم لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف آیا اور بیت العزت میں محفوظ کیا گیا پھر وہاں سے تیئس سال میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر اترتا

رہا اور اترنے کی ابتداء رمضان شریف میں ہوئی۔ بعض روایات میں چوبیس رمضان بھی ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر رمضان میں پورا قرآن کریم حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا کرتے تھے اس لئے فرمایا گیا کہ رمضان المبارک میں قرآن مجید اترا بلکہ تفسیر کبیر و روح البیان میں ہے کہ ابراہیمی صحیفے رمضان کی پہلی تاریخ کو اور توریت شریف رمضان کی چھٹی رات کو اور انجیل شریف تیرہویں رات کو اور قرآن کریم چوبیسویں رمضان کو اترا۔ غرض کہ بہت سی کتابیں ماہ رمضان شریف میں نازل ہوئیں۔

(تفسیر نعیمی، جلد دوم)

روزے کے ضروری مسائل

احتلام ہو جانے یا ہم بستری کرنے کے بعد غسل نہ کیا اور اسی حالت میں پورا دن گزار دیا تو وہ نمازوں کو چھوڑ دینے کے سبب سخت گنہ گار ہوگا مگر روزہ ادا ہو جائے گا۔ البتہ ناپاکی کی حالت میں روزہ رکھنا سخت حرام ہے۔ (انوار الحدیث)

☆ جو شخص رمضان میں بلا عذر اعلانیہ کھائے تو سلطان اسلام اسے قتل کردے۔

(انوار الحدیث)

☆ جس جگہ بتایا گیا ہے کہ نیت دل کے ارادے کے نام ہے زبان سے کہنا شرط نہیں یہاں بھی وہی مراد ہے مگر زبان سے کہہ لینا مستحب ہے۔ اگر رات میں نیت کرے تو یوں کہے: ”نویت ان اصوم غدا للہ تعالیٰ من فرض رمضان ھذا“ یعنی میں نے نیت کی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے اس رمضان کا فرض روزہ کل رکھوں گا اور دن میں نیت کرے تو یہ کہے: ”نویت ان اصوم ھذا الیوم للہ تعالیٰ من فرض رمضان“ یعنی میں نے نیت کی اللہ تعالیٰ کے لئے آج رمضان کا فرض روزہ رکھوں گا اور اگر تبرک وطلب توفیق کے لیے نیت کے الفاظ میں انشاء اللہ تعالیٰ بھی ملا لیا تو کوئی حرج نہیں اور اگر پکا ارادہ نہ ہو، مذبذب ہو تو نیت ہی کہاں ہوئی۔ (بہار شریعت)

روزے کی نیت

☆ دن میں نیت کرے تو ضروری ہے کہ یہ نیت کرے کہ میں صبح صادق سے روزہ دار ہوں اگر یہ نیت ہے کہ اب سے روزہ دار ہوں صبح سے نہیں، تو روزہ نہ ہوا۔

☆ کئی روزے قضا ہوگئے تو نیت میں یہ ہونا چاہئے کہ اس رمضان کے پہلے روزے کی قضاء دوسرے کی قضاء اور اگر کچھ اس سال کے قضاء ہوگئے اور کچھ اگلے سال کے باقی ہیں تو نیت یہ ہونی چاہئے کہ اس رمضان کی اور اس رمضان کی قضاء۔ اگر دن اور سال کو معین نہ کیا جب بھی ہو جائیں گے۔ (بہار شریعت)

جن چیزوں سے روزہ نہیں جاتا

☆ بھول کر کھایا پیا، جماع کیا، روزہ فاسد نہ ہوا۔ خواہ روزہ فرض ہو یا نفل۔

(بہار شریعت)

☆ مکھی یا دھواں یا غبار حلق میں جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ خواہ وہ غبار آٹے کا ہو کہ چکی پیسنے یا آٹا چھاننے میں اڑتا ہے یا غلہ کا غبار ہو یا ہوا سے خاک اڑی ہو یا جانوروں کے کھر یا ٹاپ سے غبار اڑ کر حلق میں پہنچا اگرچہ روزہ دار ہونا یاد تھا۔

(بہار شریعت)

☆ تیل یا سرمہ لگایا تو روزہ نہ گیا اگرچہ تیل یا سرمہ کا مزہ حلق میں محسوس ہوتا ہو بلکہ تھوک میں سرمہ کا رنگ بھی دکھائی دیتا ہو تب بھی روزہ نہیں ٹوٹا۔ (بہار شریعت)

☆ غسل کیا اور پانی کی خنکی اندر محسوس ہوئی یا کلی کی اور پانی بالکل باہر پھینک دیا صرف کچھ تری منہ میں رہ گئی تھوک کے ساتھ نگل لیا دانت یا منہ میں خفیف چیز بے معلوم سی رہ گئی کہ لعاب کے ساتھ خود ہی اتر گئی۔ ان سب صورت میں روزہ نہ گیا۔ (بہار شریعت)

☆ عورت کی طرف بلکہ اس کی شرم گاہ کی طرف نظر کی مگر ہاتھ نہ لگایا اور انزال ہوگیا یا بار بار جماع کے خیال سے انزال ہوگیا تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ (بہار شریعت)

☆ بات کرنے میں ہونٹ تھوک سے تر ہوگئے اور اسے پی گیا یا منہ سے رال ٹپکا مگر تار ٹوٹا نہ تھا کہ اسے چڑھا کر پی گیا کھنکار منہ میں آیا اور کھا گیا اگرچہ کتنا ہی ہو روزہ نہ جائے گا مگر ان باتوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ (بہار شریعت)

☆ احتلام ہوا یا غیبت کی تو روزہ نہ گیا اگرچہ غیبت گناہ کبیرہ ہے۔ قرآن مجید میں غیبت کرنے والے کی نسبت فرمایا ''جیسے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا'' اور حدیث میں فرمایا غیبت زنا سے بھی سخت تر ہے اور غیبت کی وجہ سے روزہ کی نورانیت جاتی رہتی ہے۔ (بہار شریعت)

☆ تل یا تل کے برابر کوئی چیز چبائی اور تھوک کے ساتھ حلق سے اتر گئی تو روزہ نہ گیا۔ مگر جب کہ اس کا مزہ حلق میں محسوس ہوتا ہو تو روزہ جاتا رہا۔ (بہار شریعت)

جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

☆ حقہ، سگار، سگریٹ پینے سے روزہ جاتا رہتا ہے اگرچہ اپنے خیال میں حلق تک دھواں نہ پہنچا ہو۔ پان یا تمباکو کھانے سے بھی روزہ جاتا رہے گا اگرچہ پیک تھوک دی ہو کیونکہ اس کے باریک اجزاء ضرور حلق میں پہنچتے ہیں۔ (بہار شریعت)

☆ ناک میں رینٹھ جمع ہوگئی اور سانس کے ذریعہ کھینچ کر نگل لیا روزہ نہ گیا۔

☆ دوسرے کا تھوک نگل لیا یا اپنا تھوک ہاتھ پر لے کر نگل لیا تو روزہ جاتا رہا۔

☆ کلی کر رہا تھا بلا قصد پانی حلق سے اتر گیا یا ناک میں پانی چڑھایا اور دماغ کو چڑھ گیا، روزہ جاتا رہا۔ مگر جب کہ روزہ دار ہونا بھول گیا ہو تو نہ ٹوٹے گا۔ اگرچہ قصداً ہو۔ کسی نے روزہ دار کی طرف کوئی چیز پھینکی اور اس کے حلق میں چلی گئی تو روزہ جاتا رہا۔

(بہار شریعت)

☆ آنسو منہ میں چلا گیا اور نگل لیا، ایک قطرہ دو قطرہ ہے تو روزہ نہ گیا اور زیادہ ہے اور اس کی نمکینی پورے منہ میں محسوس ہوئی تو روزہ جاتا رہا۔ پسینہ کا بھی یہی حکم ہے۔

(بہار شریعت)

☆عورت کا بوسہ لیا یا چھوا یا مباشرت کی یا گلے لگایا اور انزال ہوگیا تو ان حالتوں میں روزہ ٹوٹ جائے گا۔(بہارشریعت)

☆عورت کو کپڑے کے اوپر سے چھوا اور کپڑا اتنا دبیز ہے کہ بدن کی گرمی محسوس نہیں ہوتی تو روزہ فاسد نہ ہوا۔اگرچہ انزال ہوگیا۔(بہارشریعت)

☆قصداً منہ بھر قے کی اور روزہ دار کا ہونا یاد ہے تو مطلقاً روزہ جاتا رہا اس سے کم کی تو نہیں اور بلا اختیار قے ہوگئی تو بھر منہ ہے یا نہیں اور بہر تقدیر وہ لوٹ کر حلق میں چلی گئی یا اس نے خود لوٹائی یا نہ لوٹی یا نہ لوٹائی تو اگر بھر منہ نہ ہو تو روزہ نہ گیا اگرچہ لوٹ گئی یا اس نے خود لوٹائی اور بھر منہ ہے اگرچہ اس میں سے صرف چنے برابر حلق سے اتری تو روزہ جاتا رہا ورنہ نہیں۔(بہارشریعت)

☆نتھنوں سے دوائی چڑھائی یا کان میں تیل ڈالا یا تیل چلا گیا تو روزہ جاتا رہا۔ پانی کان میں ڈالا یا چلا گیا تو روزہ نہیں گیا۔

☆سوتے میں پانی پی لیا یا کچھ کھالیا یا منہ کھولا تھا پانی کا قطرہ یا اولا حلق میں چلا گیا تو روزہ جاتا رہا۔(بہارشریعت)

صرف قضا لازم

☆یہ گمان تھا کہ صبح نہیں ہوئی کھایا پیا یا جماع کرلیا بعد کو معلوم ہوا کہ صبح ہوچکی تھی یا کھانے پینے پر مجبور کیا گیا یعنی اکراہ شرعی پایا گیا اگرچہ اپنے ہاتھ سے کھایا ہو تو صرف قضا لازم ہے۔یعنی اس روزے کے بدلے ایک روزہ رکھنا پڑے گا۔(بہارشریعت)

☆بھول کر کھایا پیا یا جماع کیا تھا یا نظر کرنے سے انزال ہوگیا تھا، احتلام ہوا یا قے ہوئی، ان سب صورتوں میں یہ گمان کیا کہ روزہ جاتا رہا اب قصداً کھالیا تو صرف قضاء لازم ہے۔(بہارشریعت)

☆عورت کے ہونٹ چوسے یا بوسہ لیا یا عورت کا بدن چھوا اگرچہ کوئی کپڑا حائل ہو پھر بھی بدن کی گرمی محسوس ہوئی ہو اور ان سب صورتوں میں انزال ہوگیا یا مباشرت سے

انزال ہوگیا، روزہ دار عورت سو رہی تھی اسی حالت میں وطی کی گئی۔ان سب صورتوں میں صرف قضاء لازم ہے کفارہ نہیں۔(بہارشریعت)

☆یہ گمان کرے کہ رات ہے اور سحری کھالی حالانکہ صبح ہوچکی تھی۔یہ گمان کرے کہ آفتاب ڈوب گیا ہے افطار کرلیا حالانکہ ڈوبا نہ تھا تو ان صورتوں میں صرف قضاء لازم ہے کفارہ نہیں۔(بہارشریعت)

☆مسافر نے اقامت کی، حیض ونفاس والی عورت پاک ہوگئی مریض تھا اچھا ہوگیا، کافر تھا مسلمان ہوگیا، مجنون کو ہوش آگیا، نابالغ تھا بالغ ہوگیا۔ان سب صورتوں میں جو کچھ دن کا حصہ باقی رہ گیا ہوا سے روزے کے مثل گزارنا واجب ہے۔
(بہارشریعت)

☆حیض ونفاس والی عورت صبح صادق کے بعد پاک ہوگئی اگرچہ ضحوۂ کبریٰ سے پیشتر ہوا اور روزہ کی نیت کرلی تو آج کا روزہ نہ ہوا نہ فرض نہ نفل اور مریض یا مسافر نے نیت کرلی یا مجنون تھا ہوش میں آکر نیت کرلی تو ان سب کا روزہ ہوگیا۔(بہارشریعت)

☆صبح سے پہلے یا بھول کر جماع میں مشغول تھا صبح ہوتے ہی یاد آنے پر فوراً جدا ہوگیا تو کچھ نہیں اور اسی حالت پر رہا تو قضا واجب ہے کفارہ نہیں۔(بہارشریعت)

☆میت کے روزے قضاء ہوگئے تھے تو اس کا ولی اس کی طرف سے فدیہ ادا کرے یعنی جب کہ وصیت کی اور مالی چھوڑا ہو ورنہ ولی پر ضروری نہیں۔ کردے تو بہتر ہے۔(بہارشریعت)

کفارہ بھی لازم

☆جس جگہ روزہ توڑنے سے کفارہ لازم آتا ہے اس میں شرط یہ ہے کہ رات ہی سے روزۂ رمضان کی نیت کی ہو اگر دن میں نیت کی اور توڑ دیا تو کفارہ لازم نہیں۔
(بہارشریعت)

☆کفارہ لازم ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ روزہ توڑنے کے بعد کوئی ایسا

امر واقع نہ ہوا ہو جو روزہ کے منافی ہو یا بغیر اختیار، ایسا امر نہ پایا گیا ہو جس کی وجہ سے روزہ افطار کرنے کی رخصت ہوتی مثلاً عورت کو اسی دن حیض یا نفاس آ گیا یا روزہ توڑنے کے بعد اسی دن ایسا بیمار ہو گیا جس میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے تو کفارہ ساقط ہو جائے گا۔ (بہار شریعت)

☆ مٹی کھانے سے کفارہ واجب نہیں مگر گل ارمنی یا وہ مٹی جس کے کھانے کی اسے عادت ہے، کھائی تو کفارہ واجب ہے اور نمک تھوڑا کھایا تو کفارہ واجب ہے زیادہ کھایا تو نہیں۔ (بہار شریعت)

☆ سحری کا نوالہ منہ میں تھا کہ صبح طلوع ہو گئی یا بھول کر کھا رہا تھا، نوالہ منہ میں تھا کہ یاد آ گیا اور نگل لیا دونوں صورت میں کفارہ واجب مگر جب منہ سے نکال کر پھر کھایا ہو تو صرف قضا واجب ہو گی کفارہ نہیں۔ (بہار شریعت)

☆ عورت نے نابالغ یا مجنون سے وطی کرائی یا مرد کو وطی کرنے پر مجبور کیا تو عورت پر کفارہ واجب ہے مرد پر نہیں۔ (بہار شریعت)

☆ رمضان میں روزہ دار قتل کے لئے لایا گیا اس نے پانی مانگا کسی نے اسے پانی پلایا پھر وہ چھوڑ دیا گیا تو اس پر کفارہ واجب نہیں۔ (بہار شریعت)

